پنجاب تونسہ بیراج ترقیاتی محصول آرڈیننس، 1971

(VIII بابت 1971)

مندرجات

1۔ مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ

2۔ تعریفات

3۔ ٹیکس عائد کرنا

4۔ ٹیکس کون ادا کرے گا

5۔ گوشوارۂ طلبی کی تیاری

6۔ اعتراضات

7۔ اپیل

8۔ بقایاجات کی وصولی

9۔ ٹیکس کی ادائیگی

10۔ اِستثنا

11۔ آب پاشی روکنے کے اختیارات

12۔ دیوانی عدالتوں کے دائرۂ اختیار کا اِمتناع

13۔ کارروائیوں سے اِستثنا

14۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار

متن

[1]پنجاب تونسہ بیراج ترقیاتی محصول آرڈیننس، 1971

(VIII بابت 1971)

[4 مئی، 1971]

تونسہ بیراج کی نہروں سے سیراب ہونے والی اراضی پر ترقیاتی محصول عائد کرنے کے لیے آرڈیننس۔

تمہید - جب کہ یہ ضروری ہے تونسہ بیراج کی نہروں سے سیراب ہونے والی اراضی پر ترقیاتی محصول عائد کیا جائے۔

اس لیے اب، عبوری آئینی حکم کے ساتھ پڑھے گئے 25 مارچ، 1969 کے مارشل لاء کے اعلامیہ کی تعمیل میں اور اس سلسلہ میں مجاز بنانے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے، گورنر پنجاب مندرجہ ذیل آرڈیننس بخوشی وضع اور نافذ کرتے ہیں:-

1۔ **مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ -** (1) یہ آرڈیننس پنجاب تونسہ بیراج ترقیاتی محصول آرڈیننس، 1971 کہلائے گا۔

(2) اس کا دائرۂ کار تونسہ بیراج کی نہروں سے سیراب ہونے والے علاقہ جات ہیں۔

(3) اس کا نفاذ اس تاریخ سے ہو گا، جسے حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے مقرر کرے۔

2۔ **تعریفات -** جب تک کہ سیاق و سباق بصورتِ دیگر تقاضا نہ کرے، اس آرڈیننس میں مندرجہ ذیل اصطلاحات کے معانی وہی ہوں گے جو انھیں اس {آرڈیننس} کے ذریعے بالترتیب دیئے گئے ہیں، یعنی-

(اے) "کلکٹر" سے مراد ضلع کی ریونیو انتظامیہ کا اعلیٰ انچارج افسر ہے اور اس میں کوئی ایسا دیگر افسر بھی شامل ہے جسے حکومت نے اس آرڈیننس کے تحت کلکٹر کے افعال سر انجام دینے کے لیے خصوصی طور پر مجاز بنایا ہے؛

(بی) "حکومت" سے مراد حکومتِ پنجاب ہے؛

(سی) "اراضی" سے مراد ایسی اراضی ہے جو حکومت کے زیرِ اختیار یا زیرِ ملکیت نہیں؛

---

[1] یہ آرڈیننس 30 اپریل، 1971 کو گورنر پنجاب نے نافذ کیا؛ مؤرخہ 4 مئی، 1971 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 513 تا 517 پر شائع ہوا؛ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری آئین (1972) کے آرٹیکل 281 کے ذریعے محفوظ ہوا؛ اور قوانین کی توثیق ایکٹ، 1975 (LXIII بابت 1975) کے ذریعے اس کی توثیق ہوئی؛ اور مؤرخہ 29 جولائی، 1975 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، حصہ I، میں صفحات 177 تا 178 پر شائع ہوا۔

(ڈی) "مجوّزہ" سے مراد اس آرڈیننس کے تحت وضع کردہ قواعد کے ذریعے تجویز کردہ ہے؛

(ای) "ٹیکس" سے مراد اس آرڈیننس کے تحت عائد کیا گیا ترقیاتی محصول ہے؛ اور

(ایف) "تونسہ بیراج کی نہروں" میں، دریائے سندھ پر تونسہ بیراج کے نام سے تونسہ کے مقام پر ہیڈورکس سے پانی فراہم یا ذخیرہ کرنے کے لیے تمام نہریں، نالے اور آبی ذخائر شامل ہیں۔

3۔ **ٹیکس عائد کرنا** - (1) سوائے اس کے کہ اس متن میں کچھ درج ہو، ایسی اراضی پر ٹیکس عائد کیا جائے گا جو تونسہ بیراج کی نہروں سے سیراب ہو رہی ہیں یا جو ایسی انہار کے قابلِ کاشت محیطی رقبہ میں شامل ہیں اور جن کے لیے نہر سے آب پاشی کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

(2) ٹیکس مندرجہ ذیل شرح سے عائد کیا جائے گا۔

(i) تونسہ بیراج کی نہروں کی تعمیر سے پہلے سیلابی انہار کے پانی سے سیراب ہونے والی اراضی کی صورت میں ساٹھ روپے فی ایکڑ؛ اور

(ii) دیگر اراضی کی صورت میں ایک سو بیس روپے فی ایکڑ۔

4۔ **ٹیکس کون ادا کرے گا** - (1) سوائے اس کے کہ ذیل میں کچھ درج ہو مالکانِ اراضی ٹیکس ادا کریں گے۔

(2) اراضی کے رہن بالقبضہ ہونے کی صورت میں ٹیکس مرتہن کی جانب سے ادا کیا جائے گا اور اس طرح ادا کیا گیا ٹیکس زرِ رہن کا حصہ متصور ہو گا لیکن اس پر کوئی منافع {انٹرسٹ} نہیں ہو گا۔

(3) اراضی کے دخیل کار مزارع کے زیرِ قبضہ ہونے کی صورت میں مالک اور دخیل کار مزارع اراضی میں اپنے متعلقہ حصہ کی قدر کے تناسب سے ٹیکس ادا کریں گے۔

5۔ **گوشوارۂ طلبی کی تیاری** - (1) کلکٹر ایک گوشوارۂ طلبی تیار کرے گا جس میں ایسی رقم کی مکمل تفصیلات درج ہوں گی جو اراضی میں حقوق رکھنے والا ہر شخص ادا کرنے کا پابند ہے۔

(2) اراضی کے مختلف مالکان اور دخیل کار مزارعین میں ٹیکس تقسیم کرنے میں، اُس اراضی کے حوالے سے ایسے اشخاص کے درمیان پیداوار یا قدرِ سرمایہ کی تقسیم کے حوالے سے رائج الوقت مقامی دستور کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔

(3) ذیلی سیکشن (1) کے تحت تیار کردہ گوشوارۂ طلبی مجوّزہ طریق کار کے مطابق شائع کیا جائے گا۔

6۔ **اعتراضات** - سیکشن 5 کے ذیلی سیکشن (3) کے تحت گوشوارۂ طلبی کی اشاعت سے خود کو متاثر سمجھنے والا کوئی شخص اس کی اشاعت کے تیس دن کے اندر کلکٹر کو اپنے اعتراضات پیش کر سکتا ہے جو اعتراضات کی شنوائی اور ضروری انکوائری کرنے کے بعد اعتراضات کو رد یا قبول کر سکتا ہے یا گوشوارہ طلبی کو منسوخ کر سکتا ہے یا اس میں ترمیم کر سکتا ہے۔

7۔ **اپیل** - (1) سیکشن 6 کے تحت کلکٹر کے جاری کردہ حکم سے خود کو متاثرہ سمجھنے والا کوئی شخص اس حکم کے تیس دن کے اندر کمشنر کو اپیل کر سکتا ہے جو اپیل گزار کی شنوائی کے بعد ایسا حکم جاری کر سکتا ہے جیسے وہ مناسب سمجھے۔

(2) اس سیکشن کے تحت کمشنر کا جاری کردہ حکم حتمی ہو گا۔

8۔ **بقایاجات کی وصولی** - (1) سیکشن 6 کے تحت پیش کیے گئے اعتراضات، اگر کوئی ہوں، پر فیصلہ کے بعد یا سیکشن 7 کے تحت کی گئی اپیل، اگر کوئی ہوں، پر فیصلہ کے بعد یا اعتراضات جمع نہ کرائے جانے کی صورت میں، اعترضات جمع کرانے کے لیے سیکشن 6 میں مخصوص مدت ختم ہونے کے بعد ہر اُس شخص کے حوالے سے اکاؤنٹس کی تفصیل تیار کی جائے گی جس پر ٹیکس واجب الادا ہے اور مجوزہ طریق کار کے مطابق اُسے بھیجی جائے گی۔

(2) مغربی پاکستان [2] مالیہ اراضی ایکٹ، 1967 کے تحت ریونیو افسر کے اختیارات استعمال کرنے والے افسر کی جانب سے اکاؤنٹس کی منظور شدہ تفصیل، ٹیکس کے بقایاجات کی موجودگی، ٹیکس کی رقم اور ٹیکس ادا کرنے کے مستوجب شخص، کا حتمی ثبوت ہو گی۔

(3) ٹیکس کے بقایاجات مالیہ اراضی کے بقایاجات کے طور پر قابلِ وصول ہوں گے۔

9۔ **ٹیکس کی ادائیگی** - (1) ٹیکس سالانہ بیس مساوی اقساط میں واجب الادا ہو گا۔

(2) ٹیکس کی ان اقساط کی تاخیر سے کئی گئی ادائیگی پر منافع {انٹرسٹ} چھ فی صد سالانہ کی شرح سے عائد کیا جائے گا اور ایسا منافع {انٹرسٹ} ٹیکس کا حصہ متصور ہو گا۔

(3) ٹیکس ادا کرنے کا مستوجب شخص اکاؤنٹس کی تفصیل ملنے کے ایک سال کے اندر اگر ٹیکس کی رقم یکمشت ادا کرے تو اُسے کل واجب الادا رقم پر دس فی صد چھوٹ دی جائے گی۔

(4) کسی اراضی پر ایک مرتبہ ٹیکس واجب الادا ہو جانے کی صورت میں، ٹیکس کا غیر ادا شُدہ حصہ ٹیکس ادا کرنے کے مستوجب شخص کے جانشین بالمفاد سے قابلِ وصول ہو گا:

تاہم وراثت کے علاوہ بصورتِ دیگر اراضی کی منتقلی یا انتقال کی صورت میں ایسی منتقلی یا انتقال کے مؤثر ہونے سے پہلے ٹیکس واجب ادا ہو گا۔

10۔ **استثنا** - (1) اس آرڈیننس کی کوئی بھی دفعہ کسی ایسی اراضی پر لاگو نہیں ہو گی جو اس آرڈیننس کے آغازِ نفاذ کی تاریخ پر گاؤں کی جگہ میں شامل کی گئی ہے۔

(2) حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے ناقابلِ کاشت اراضی یا ناقابلِ کاشت اراضی کی کسی قسم کو اس آرڈیننس کی عمل داری سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے۔

11۔ **آب پاشی روکنے کے اختیارات** - حکومت نوٹس کے بغیر ایسی کسی بھی اراضی کی آب پاشی روک سکتی ہے جس کے ٹیکس کی مکمل رقم باضابطہ طور پر ادا نہیں کی گئی، ایسی صورت میں حکومت ٹیکس کی رقوم میں کُلی یا جُزوی تخفیف کر سکتی ہے اور ٹیکس کی ادائیگی کے طور پر وصول

---

[2] اب "پنجاب" پنجاب قوانین (تطبیق) آرڈر، 1974 (پی بی۔ اے I بابت 1974)؛ اور مؤرخہ 20 نومبر، 1974 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 1425-اے تا 1425-پی پی پر شائع ہوا، دیکھیئے آرٹیکل 2 اور شیڈول، حصہ III، اندراج نمبر 90 (14 اگست، 1973 سے مؤثر ہوا)۔

ہو نے والی رقوم واپس کر سکتی ہے سوائے اس کے کہ حکومت کی رائے میں اس حقیقت کے باوجود کہ آبپاشی رُوک لی جائے گی، اس علاقہ میں آب پاشی کی سہولت فراہم کرنے کی تجویز کے نتیجے میں اراضی کی قدر میں اضافہ ہوا ہے۔

12۔ **دیوانی عدالتوں کے دائرۂ اختیار کا اِمتناع** - کسی ایسے معاملہ کے حوالہ سے اس آرڈیننس کے تحت یا اس کے ذریعے فیصلہ کرنے کے لیے بااختیار بنائی گئی حکومت، کمشنر یا کلکٹر کے خلاف کسی بھی سول کورٹ کو دائرۂ اختیار حاصل نہیں ہو گا، اور نہ ہی یہ ایسے طریقِ کار کے خلاف سماعت کرے گی جس کے مطابق حکومت، کمشنر یا کلکٹر اس آرڈیننس کے تحت یا اس کے ذریعے حاصل اختیارات استعمال کرتا ہے۔

13۔ **کارروائیوں سے اِستثنا** - (1) تونسہ بیراج کی نہروں سے پانی بند ہونے یا رُک جانے کی بنا پر ہونے والے نقصان کے لیے یا حکومتی کنٹرول سے باہر کسی وجہ سے زرِ تلافی یا ٹیکس واپس کرنے کے لیے حکومت کے خلاف کوئی دعویٰ نہیں ہو گا۔

(2) اس آرڈیننس یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت نیک نیتی سے کیے گئے یا کیے جانے والے فعل کے حوالے سے کسی شخص کے خلاف کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

14۔ **قواعد وضع کرنے کا اختیار** - حکومت اس آرڈیننس کو مؤثر بنانے کے لیے ایسے قواعد وضع کر سکتی ہے جو اس آرڈیننس سے غیر مطابق نہ ہوں ایسے قواعد دیگر معاملات کے ساتھ ساتھ اراضی کے قابلِ کاشت ہونے کے تعین کے لیے ملحوظِ خاطر رکھے جانے والے عناصر کا تعین کر سکتے ہیں۔